السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا حضرت عمر سوال اور حضرت علی سوال کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اویس قرنی سے دعا کرانے کی وصیت کی تھی یا حکم دیا تھا اگر حکم دیا تھا تو کیا اس وقت جلیل القدر صحابہ موجود نہیں تھے جن سے دعا کرائی جا سکتی تھی ؟

عبدالحنان ایم اے بی ایڈ خانیوال

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق صحیح مسلم میں ہے : { عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ سوال أَنَّ رَسُوْلَ ا صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِنَّ رَجُلاً یَا تِیْکُمْ مِنَ الْیَمَنِ یُقَالُ لَہٗ اُوَیْسٌ لاَ یَدَعُ بِالْیَمَنِ غَیْرَ اُمٍّ لَہٗ قَدْ کَانَ بِہٖ بَیَاضٌ فَدَعَا ا فَأَذْہَبَہٗ اِلاَّ مَوْضِعَ الدِّیْنَارِ أَوِالدِّرْہَمِ فَمَنْ لَقِیَہٗ مِنْکُمْ فَلْیَسْتَغْفِرْ لَہٗ } [رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا جس کا نام اویس ہوگا یمن میں اپنی والدہ کے سوا کسی کو نہ چھوڑے گا اس کو برص کی بیماری تھی اس نے اللہ سے دعا کی وہ بیماری ختم ہوگئی ہے صرف ایک دینار یا درہم کی جگہ باقی رہ گئی ہے جو شخص تم میں سے اس کو ملے وہ اپنے لیے بخشش کی اس سے دعا کرائے]

[صحیح مسلم ـ کتاب الفضائل ـ باب من فضائل اویس القرنی]3

[قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل]

جلد01ص493

محدث فتویٰ